Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography
ISSN: 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
Open Access: https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

سوشل میڈیا کے ازدواجی زندگی پر اثرات: تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

The Effects of Social Media on Marital Life: A Research Review in the Light of the Teachings of the Prophet (Peace Be Upon Him)

Shafaqat Khan
M. Phil Scholar, Department of Hadith and Hadith Sciences,
Allama Iqbal Open University, Islamabad.
Dr. Muhammad Shahid*
Assistant Professor, Department of Hadith and Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad. https://orcid.org/0000-0002-7178-5963, Email: shahid_edu98@yahoo.com

Abstract

This research explores the dual impact of social media on marital relationships through the lens of Prophetic teachings. While social media is often seen as a modern communication tool, its influence on family dynamics, particularly between spouses, is profound and multifaceted. On the positive side, the study highlights how social media facilitates easier communication between spouses, enhances joint participation in religious activities, and provides tools for effective parenting and child monitoring. It also supports marital planning and decision-making by enabling quicker and more accessible consultation. However, the research equally emphasizes the negative repercussions, such as the excessive consumption of time, increased marital disputes, and rising levels of suspicion and mistrust. It also draws attention to the psychological strain and emotional distance that can result from prolonged social media use. The study employs a qualitative methodology, referencing Hadiths that provide ethical guidelines for maintaining trust, transparency, and compassion within marriage. By analyzing these effects within the framework of Prophetic teachings, the research offers a balanced perspective, proposing practical solutions to mitigate harms and maximize the benefits of social media use in marital life. The paper advocates for conscious, moderate, and ethically guided use of digital platforms to preserve the sanctity and harmony of marital relationships.

Keywords: Social Media, Marital Relationships, Prophetic Guidance, Marital Life, Communication

تعارف:

تعلیمات نبوی ﷺ میں زندگی کے ہر پہلو کے لیے مکمل اور واضح راہ نمائی موجود ہے۔ دیگر امور کی طرح ازدواجی زندگی کے بارے میں بھی مفصل راہ نمائی موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ ازدواجی زندگی کے لیے کامل اور بہترین نمونہ ہے۔ جدید ٹیکنالوجی

* Email of corresponding author: shahid_edu98@yahoo.com

نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو متاثر کیا ہے اور سوشل میڈیا اس ترقی یافتہ دور کی سب سے نمایاں ایجاد ہے۔ سوشل میڈیا نے جہاں معلومات کے تبادلے، عالمی سطح پر روابط کے قیام اور فکری وسعت کے مواقع فراہم کیے ہیں وہیں اس کے منفی اثرات بھی انسانی معاشرت، اخلاق اور خاندانی نظام پر واضح انداز میں مرتب ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر ازدواجی تعلقات جو خاندان کی بنیاد اور معاشرے کی وحدت کا ستون ہیں، سوشل میڈیا کے براہِ راست اثرات کی زد میں آ چکے ہیں۔ سوشل میڈیا ایک طرف میاں بیوی کے درمیان رابطے، اعتماد اور باہمی جذبات کے اظہار میں آسانی سبب ہے تو دوسری جانب بہت سی مشکلات، عدم اعتماد، ذہنی تناؤ اور تعلقات کی کمزوری کا سبب بھی بنتا ہے۔ زیرِ نظر تحقیق میں کوشش کی گئی ہے کہ سوشل میڈیا کے ازدواجی تعلقات پر مثبت اور منفی اثرات کا تجزیہ کیا جائے اور تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں ان کے لیے ایک متوازن لائحہ عمل تلاش کیا جائے۔ اس تحقیق کا مقصد نہ صرف ازدواجی زندگی میں سوشل میڈیا کے کردار کو سمجھنا ہے بلکہ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں ازدواجی تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے راہ نمائی فراہم کرنا بھی ہے۔

سوشل میڈیا

سوشل میڈیا میں الیکٹرانک رابطے کی مختلف صورتیں شامل ہیں جیسا کہ سوشل نیٹ ورکنگ اور بلاگنگ کے لیے بنائی گئی ویب سائٹس وغیرہ جن کے ذریعے صارفین معلومات، خیالات، ذاتی پیغامات اور دیگر مواد باہم ایک دوسرے کو بھیج کر آن لائن کمیونٹیز تشکیل دیتے ہیں۔[1] ان ذرائع نے ابلاغ کے روایتی انداز کو مکمل طور پر بدل کر رکھ دیا ہے۔ پہلے فاصلوں کی دوری تعلقات میں رکاوٹ سمجھی جاتی تھی۔ اب چند لمحوں میں دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود فرد سے رابطہ ممکن ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوشل میڈیا کا فرد، خاندان، معاشرت اور ریاست ہر سطح پر نمایاں اثر ہوا ہے۔ تاہم اس سہولت کے ساتھ کئی نئے چیلنج بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ خاص طور پر جب اس کو غیر محتاط طریقے سے استعمال کیا جائے۔ خاندانی نظام اور ازدواجی زندگی کی اہمیت کے پیش نظر اس کا مثبت استعمال کرنا اور منفی اثرات سے بچنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔

اسلام میں خاندانی نظام کی اہمیت

اسلام میں خاندان کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے کیونکہ خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے جو مرد اور عورت کے درمیان نکاح سے وجود میں آتا ہے۔ معاشرے کی ترقی کا دار و مدار جہاں خاندان اور ازدواجی تعلقات پر ہے وہیں معاشرے کی تنزلی اور انتشار کا سبب بھی یہی خاندان اور ازداجی تعلقات ہیں، جس قدر خاندان کی اکائی مضبوط ہو گی اسی قدر معاشرہ اور ملک مستحکم ہو گا۔[2]

میاں بیوی کا تعلق بہت سی صفات کا حامل ہوتا ہے جس میں فطری ضروریات کی تکمیل، انسانی نسل کا تحفظ اور اخلاقی پہلو بھی شامل ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا"[3]۔

"اے لوگو!ڈرو اس پروردگار سے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق مانگتے ہو اور رشتہ داریوں کی حق تلفی سے ڈرو۔یقین رکھو کہ اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

اسلام نے ہمیں اپنے خاندان کے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی بہت تاکید کی ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي"[4]۔

تم میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ اچھا ہو اور میں تم سب سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہوں۔

اس حدیث میں اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور ایسا کرنے والے کو بہترین شخص کہا گیا ہے۔آپ ﷺ نے اس عمل کے لیے اپنی ذات کو نمونہ کے طور پر پیش کیا ہے۔اسلام میاں بیوی کے تعلق کو محض جذباتی وابستگی کے طور پر نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی و سماجی نظام کے طور پر پیش کرتا ہے۔اسلام میں ایک دوسرے کی عزت واحترام، حسنِ سلوک اور رازداری کو ترجیح حاصل ہے۔

سوشل میڈیا کے اثرات

سوشل میڈیا ہماری روزمرہ زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے جس نے زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ازدواجی زندگی پر بھی اس کے گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ اس کے مثبت و منفی اثرات کو زیر بحث لایا جائے اور منفی پہلوؤں کے سدِّباب کو تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں اجاگر کیا جائے۔

سوشل میڈیا کے ازدواجی تعلقات پر مثبت اثرات

سوشل میڈیا کے مثبت اثرات میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

1۔زوجین کے باہمی روابط میں آسانی

انسان نے قدیم زمانے سے ہی اپنے باہمی روابط کو قائم رکھنے کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے۔وقت کے ساتھ ساتھ یہ ذرائع تیز اور مؤثر ہوتے گئے۔ماضی میں جغرافیائی فاصلے کی وجہ سے خاندان کے افراد اور میاں بیوی کے باہمی رابطے میں بڑی رکاوٹ ہوتی تھی۔اگر شوہر روزگار کے سلسلے میں بیرون ملک چلا جاتا تو مہینوں تک کوئی رابطہ نہ ہو پاتا۔رابطے کی واحد صورت خط ہوتی جو کافی دیر بعد آتا۔لیکن انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی آمد نے یہ فاصلے سمیٹ دیے ہیں۔اب دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود فرد کے لیے اپنے بیوی بچوں سے ہر وقت رابطہ ممکن ہے۔وائس میسج، ویڈیو میسج، اور ویڈیو کال جیسے ذرائع نے باہمی رابطے کو نہایت آسان اور فوری بنا دیا ہے۔اس سہولت کی بدولت فاصلے کم ہو گئے ہیں۔اسی طرح سوشل میڈیا نے برسوں کے منقطع رشتہ داروں کو بھی دوبارہ قریب کر

دیا ہے۔ جن افراد سے طویل عرصے سے کوئی رابطہ نہ تھا اب ان تک رسائی ممکن ہو گئی ہے اور بات چیت بحال ہوئی ہے۔ ملاقاتیں ہو رہی ہیں اور صلہ رحمی کی روایت زندہ ہو رہی ہے۔

2۔اشاعت دین

سوشل میڈیا کے ذریعے میاں بیوی ایک دوسرے کو اور اپنے بچوں کو نصیحت کرسکتے ہیں۔ تربیت پر مشتمل مواد بھیج کر نیکی کی ترغیب اور اشاعتِ دین کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔ میاں بیوی اس کو اپنے لیے اور اپنے بچوں کے لیے موثر انداز میں استعمال کرسکتے ہیں۔ جب والدین کے درمیان دین داری، اصلاح اور نیکی کی ترغیب اور تعلیم ہو گی تو اس کا مثبت اثر ان کے بچوں کی تربیت پر بھی پڑے گا اور وہ نیکی کی طرف مائل ہوں گے۔

3۔سماجی اور نفسیاتی اثرات

ازدواجی زندگی کا انحصار صرف ظاہری تعلق پر نہیں ہوتا بلکہ غم اور پریشانی کے موقع پر ایک دوسرے کے لیے نفسیاتی سہارے کا باعث بھی ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا نے اس پہلو سے بھی زدواجی زندگی تعلق کو آسان اور خوشگوار بنایا ہے۔ اگر بیوی کے خاندان میں کوئی غم یا پریشانی پیش آئے تو شوہر فوری طور پر رابطہ کر کے اس کی دل جوئی کر سکتا ہے اور اس کے اہلِ خانہ کی غم خواری میں شریک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر شوہر پردیس میں ہے اور اس کے خاندان میں کوئی سانحہ پیش آئے تو بیوی اس کے لیے سہارا بن سکتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو ویڈیو کال، آڈیو پیغامات یا تصویروں کے ذریعے حوصلہ دیتے ہیں۔ جس سے دکھ کا احساس کم اور دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر میاں بیوی اپنے بچوں سے دور رہ رہے ہوں تو وہ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں سے فون، تصاویر اور ویڈیو کالز کے ذریعے رابطے میں رہتے ہیں جس سے ان کے دل کو سکون ملتا ہے اور دور رہ کر بھی تنہائی یا اجنبیت کا احساس نہیں ہوتا اور رشتہ داریاں برقرار رہتی ہیں۔ سوشل میڈیا نہ صرف آپس میں باہمی رابطے کا ذریعہ ہے بلکہ دکھ، غم، اور تنہائی میں ایک دوسرے کا سہارا بننے کا ایک بہترین ذریعہ بھی ہے۔

4۔تعلیم وتربیت میں معاونت

سوشل میڈیا نے بچوں کی تعلیم اور تربیت میں بہت آسانی کردی ہے۔ والدین اب سوشل میڈیا کے ذریعے نہ صرف خود دینی و اخلاقی راہ نمائی حاصل کرسکتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کی تربیت کے لیے بھی اسے بہترین ذریعہ بناسکتے ہیں۔ یوٹیوب، فیس بک، واٹس ایپ اور دیگر پلیٹ فارمز پر ہزاروں ایسے مفید لیکچرز، بیانات اور تحریری مواد موجود ہیں جن کے ذریعے نہ صرف بچوں کو اچھی باتیں سکھائی جاسکتی ہیں بلکہ والدین بھی اصلاحی شعور حاصل کرتے ہیں۔ فاصلاتی نظام تعلیم کے فروغ کے لیے بھی سوشل میڈیا ایک موثر ذریعہ ہے۔ والدین دنیا کے کسی بھی کونے میں مقیم ہوں وہ اپنے بچوں کو آن لائن اساتذہ سے دینی اور عصری تعلیم دلواسکتے ہیں۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے ذریعے میاں بیوی خود بھی علمی گفتگو، دینی موضوعات پر تبادلۂ خیال، اور اصلاحی مواد کے باہم تبادلے میں شریک ہوسکتے ہیں۔ زوم، گوگل میٹ، اور دیگر پلیٹ فارمز کے ذریعے وہ مشترکہ علمی نشستوں میں شرکت کرسکتے ہیں۔

اپنے بچوں کے لیے تربیتی ماحول فراہم کرتے ہیں اور خود بھی اس سے علمی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

5۔خاندان کے اجتماعی امور میں مشاورت اور منصوبہ بندی

سوشل میڈیا آج کے دور میں ایک جدید اور ڈیجیٹل مجلس کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ماضی میں جب خاندان میں کوئی اہم معاملہ یا کوئی بڑا فیصلہ درپیش ہوتا تو اس کے لیے خاندان کے معتبر افراد کو جمع کرنا پڑتا تھا۔ان افراد کو دور دراز سے آنا پڑتا اور اپنے دیگر ضروری کاموں کو مؤخر کرنا پڑتا تاکہ مشورے میں شریک ہو سکیں۔لیکن سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر گروپ چیٹ اور ویڈیو کانفرنسنگ جیسے ذرائع نے یہ سارا عمل آسان اور فوری بنا دیا ہے۔اب لوگ اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے بآسانی باہمی مشورہ کر سکتے ہیں اور یہ سب کم وقت اور کم اخراجات میں ممکن ہو گیا ہے۔اس لیے اب والدین اپنے بچوں اور خاندان کے کسی بھی مسئلہ کے بارے میں ہر وقت باہم مشاورت کر سکتے ہیں۔

سوشل میڈیا کی وجہ سے مذہبی، سماجی اور شادی بیاہ کی تقریبات کی منصوبہ بندی اب پہلے کی نسبت بہت آسان ہو چکی ہے۔میاں بیوی باہم مشورہ سے اپنے خاندان کی تقریبات کی ترتیب، تیاری اور ضروری فیصلوں کو روزانہ رابطے کے ذریعے طے کر سکتے ہیں۔اپنی اولاد کی شادی یا تعلیم وغیرہ کے اہم معاملات کو وقت ضائع کیے بغیر باہم مشورے سے طے کر سکتے ہیں۔کسی تقریب میں رشتہ داروں کو دعوت دینے کے لیے اب ہر گھر جانا ضروری نہیں رہا۔صرف ایک مختصر پیغام یا خوبصورت دعوتی کارڈ کو سوشل میڈیا گروپس یا ذاتی پیغامات کے ذریعے بھیج کر فوری طور پر سب کو مطلع کیا جا سکتا ہے۔اگر کوئی رشتہ دار کسی مجبوری کی بنا پر تقریب میں شریک نہ ہو سکے تو وہ ویڈیو کال کے ذریعے خوشیوں میں شریک ہو جاتا ہے اور رشتوں کی قربت کا احساس باقی رہتا ہے۔یوں سوشل میڈیا، اگر مثبت اور باوقار انداز میں استعمال کیا جائے تو گھریلو اور خاندانی سطح پر بہت سے فوائد کا باعث بنتا ہے۔

6۔بچوں کی نگرانی اور سوشل میڈیا کا موثر استعمال

بچوں کی اخلاقی، فکری اور سماجی تربیت والدین کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔یہ تربیت اس وقت تک مؤثر انداز میں ممکن نہیں جب تک والدین ان کی سرگرمیوں پر مسلسل نظر نہ رکھیں۔آج کے ڈیجیٹل دور میں، جہاں سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ نے بچوں کو بے شمار آسانیاں فراہم کی ہیں وہیں ان کے لیے خطرے کے بھی کئی پہلو ہیں۔اس لیے والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی مکمل نگرانی رکھیں تاکہ وہ کسی ایسی منفی سرگرمی میں ملوث نہ ہوں جو ان کے لیے یا خاندان کے لیے پریشانی کا باعث بنے۔

سوشل میڈیا کے ذریعے اب بچوں کی آن لائن سرگرمیوں کی نگرانی نسبتاً آسان ہو چکی ہے۔بہت سی سیکیورٹی ایپلی کیشنز ہیں جن کے ذریعہ والدین اپنے بچوں کے موبائل فونز، سوشل میڈیا اکاؤنٹس اور انٹرنیٹ کے استعمال پر نظر رکھ سکتے ہیں۔ان ایپس کے ذریعے نہ صرف بچوں کی نقل و حرکت اور گفتگو کو مانیٹر کیا جا سکتا ہے بلکہ ان کی جانب سے کی گئی پوسٹوں اور دوستوں کے ساتھ روابط کا بھی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔اگر کوئی بچہ کسی منفی رجحان کا شکار ہو رہا ہو یا کسی خطرناک فرد کے رابطے میں آ گیا ہو تو والدین بروقت اس کی خبر لے کر اسے محفوظ راستے کی طرف واپس لا سکتے ہیں۔

موجودہ دور میں فرضی آن لائن دوستوں کے ذریعے معصوم بچوں کو ورغلایا جانا ایک عام سی بات بن چکی ہے جس کے نتیجے میں ان کی جان، مال یا عزت کو سنگین خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں والدین کو بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے والدین کے لیے یہ ضروری ہو چکا ہے کہ وہ نہ صرف ڈیجیٹل مانیٹرنگ کے ان جدید ذرائع سے واقف ہوں بلکہ اسے مناسب حکمت و بصیرت کے ساتھ استعمال کرنا بھی سیکھیں۔ یہی احتیاط و تدبیر ان کے بچوں کے بہتر مستقبل کی ضمانت دے سکتی ہے۔

آج کل ایسی بہت سی موبائل ایپلیکیشنز موجود ہیں جن کی مدد سے والدین بچوں کی سرگرمیوں پر آسانی سے نظر رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً Google Family Link والدین بچوں کے موبائل استعمال ایپس اور لوکیشن پر کنٹرول کر سکتے ہیں۔ بچوں کی ذہنی و اخلاقی حفاظت کے لیے Bark ایک قابلِ قدر ایپ ہے جو پیغامات، سوشل میڈیا اور یوٹیوب مواد کی نگرانی کر کے سائبر بُلنگ اور ذہنی دباؤ جیسے خطرات کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بچوں کی نگرانی کرنے والی بہت سی مفید سیکیورٹی ایپس ہیں۔ یہ ایپلی کیشنز والدین کو ایک محفوظ، باخبر اور مؤثر نگرانی کا نظام فراہم کرتی ہیں تاکہ وہ اپنے بچوں کی آن لائن دنیا میں موثر راہ نمائی کر سکیں۔

سوشل میڈیا کے ازدواجی تعلقات پر منفی اثرات اور ان کا سدِباب

سوشل میڈیا کے جس طرح مثبت پہلو ہیں اسی طرح اس کے کچھ منفی پہلو بھی ہیں جس سے خاندان اور ازدواجی تعلقات متاثر ہو رہے ہیں۔ ذیل میں سوشل میڈیا کے ازدواجی تعلقات پر چند منفی پہلوؤں کا ذکر کر کے ان کا سدباب ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ زوجین کی ذہنی صحت پر مضر اثرات

سوشل میڈیا اور سمارٹ فونز کے مسلسل استعمال کی وجہ سے ہر عمر کے لوگوں کی ذہنی صحت بہت متاثر ہو رہی ہے خصوصا نوجوانوں اور بچوں کی ذہنی صحت پر اس کے خطرناک اثرات پڑ رہے ہیں۔ امریکہ میں **"سرجن ایڈوائزی"** کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے جو مختلف سماجی مسائل پر ماہرین سے تحقیق اور تجزیہ کرواتا ہے تاکہ عوام کو درست راہ نمائی فراہم کی جا سکے۔ 2023 میں اس ادارے نے سوشل میڈیا اور ذہنی صحت کے تعلق پر ایک رپورٹ جاری کی جس میں ماہرین نے خبردار کیا کہ سوشل میڈیا خاص طور پر نوجوانوں کی دماغی صحت کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ اسکول و کالج کے طلبہ میں فیس بک کے استعمال سے ڈپریشن میں اضافہ ہوا اور بعض کو ہسپتال میں داخل کروانا پڑا۔ ایک تجربے میں جب نوجوانوں کو چار ہفتے سوشل میڈیا سے دور رکھا گیا تو ان کی ذہنی کیفیت میں نمایاں بہتری آئی۔ اس رپورٹ سے اندازہ ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا کا حد سے زیادہ استعمال نہ صرف نوجوانوں بلکہ شوہروں کی نیند، طبیعت اور ازدواجی رویے پر بھی منفی اثر ڈال سکتا ہے۔[5]

سدباب

صحت اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے جس کا ہر وقت شکر ادا کرنا لازم ہے۔ اور اس کی حفاظت میں غفلت کرنا ناشکری کے مترادف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ."[6]

دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگ غفلت میں مبتلا ہیں۔ایک صحت اور دوسرا فراغت۔

اس لیے صحت کی قدر کرنا ضروری ہے اور ایسے کاموں سے اپنے بچوں کو بچانا ضروری ہے جن سے ان کی صحت متاثر ہو۔

2۔ حقیقی رشتوں کو نظرانداز کر کے فرضی رشتوں کو ترجیح دینا

سوشل میڈیا نے انسان کے جذباتی رجحانات کو ایک نیا رخ دیا ہے۔ میاں بیوی گھر میں ایک چھت تلے ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے بے خبر اور اپنے اپنے موبائل فون میں گم ہوتے ہیں۔ان کا یہ طرزِ عمل آہستہ آہستہ دونوں کے بیچ ایک خلا پیدا کر دیتا ہے جس سے ازدواجی تعلق کمزور پڑنے لگتا ہے۔والدین کی دیکھا دیکھی بچے بھی اسی رویے کو اپنانے لگتے ہیں۔ان کی عدم توجہی کو محسوس کرتے ہیں اور پھر خود بھی سوشل میڈیا پر وقت گزارنے لگتے ہیں۔اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گھر کے افراد جسمانی طور پر ایک ساتھ ہوتے ہیں مگر ذہنی و جذباتی طور پر ایک دوسرے سے دُور ہو چکے ہوتے ہیں۔اس طرز عمل سے حقیقی رشتوں کو نظرانداز کرنے کی عادت خاندان میں ایک ایسا خلا پیدا کر دیتی ہے جس سے یہ خوبصورت تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔

سدباب

دینِ اسلام نے خاندانی نظام کی بنیاد محبت، توجہ اور باہمی حقوق کی ادائیگی پر رکھی ہے اور میاں بیوی کا رشتہ اس نظام کا سب سے اہم تعلق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ"۔[7]

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں کشادگی ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو اسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا سلوک کرے۔

حقیقی رشتوں کو توجہ دینے اور ان کی اہمیت کا اندازہ نبی کریم ﷺ کے اس عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمَ إِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَإِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ أَلْقَاهُ"۔[8]

نبی کریم ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوا کر پہنی اور فرمایا: اے ابن عباس! اس انگوٹھی نے مجھے تم سے مشغول کیے رکھا۔ میں کبھی اس کو دیکھتا ہوں اور کبھی تم کو۔ پھر آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی اتار کر رکھ دی۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب پاس کوئی مہمان، رشتہ دار یا دوست موجود ہو تو اس کو نظرانداز کرتے ہوئے دیگر کاموں میں مشغول نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خوبصورت ازدواجی تعلق کو اس منفی پہلو سے محفوظ رکھیں۔

3۔ خیانت اور بے مروتی

سوشل میڈیا کی وجہ سے ایسے رویے وجود میں آئے ہیں جن کا ماضی میں تصور نہیں تھا۔

سوشل میڈیا کے غیر محارم سے رابطہ ہوتا ہے۔ اس عمل سے شرعی حدود کی پاسداری متاثر ہو رہی ہے۔ مثلاً میاں بیوی میں سے جب کوئی کسی اجنبی کے ساتھ بات چیت کرتا ہے تو دوسرے کے لیے یہ عمل ناقابل برداشت ہو جاتا ہے اور دونوں کے درمیان شک اور بدگمانی پیدا ہونے لگتی ہے جس کے نتیجے میں گھر میں جھگڑا اور انتشار پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھار کشیدگی اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ دونوں کے درمیان علیحدگی کی نوبت آجاتی ہے اور ایسے بے شمار واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

سدباب

قرآن مجید میں ازدواجی تعلقات کے بارے میں مردوں کو یوں خطاب کیا گیا:

" وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا"[9]

ان عورتوں نے تم سے ایک بھاری عہد لیا ہے۔

یعنی نکاح ایک مقدس عہد اور بندھن ہے جس کے بعد مرد کے ذمہ عورتوں کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے اور ان حقوق میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اس اہم تعلق کا خیال رکھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔[10]

نکاح ایک امانت ہے اور زوجین ایک دوسرے کے لیے محرم اور رازدار ہیں۔ اگر کوئی شخص اس رشتے کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے کسی اجنبی سے ناجائز تعلق رکھے تو وہ یقیناً امانت میں خیانت ہے۔ ایک روایت میں حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا:

" يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ "[11]

"مومن ہر عادت اپنا سکتا ہے مگر جھوٹا اور خیانت کرنے والا نہیں ہو سکتا۔"

4۔ غیر اخلاقی اور فحش مواد تک رسائی

سوشل میڈیا کا ایک خطرناک اور منفی پہلو یہ ہے کہ اس میں منفی مواد تک رسائی آسان ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں سے کوئی انٹرنیٹ پر منفی سرگرمیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے وہ حقیقی رشتہ کو نظر انداز کرنے لگ جاتا ہے جس سے دونوں میں عدم اعتماد اور نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ نامناسب مواد دیکھنے کی عادت انسان کو نفسیاتی طور پر ایک دوسرے سے دور کر دیتی ہے اور بعض اوقات غلط تعلقات تک لے جاتی ہے۔

سدباب

اسلام نے حیاء کو مومن کی بنیادی صفت قرار دیا ہے اور اس کو اپنانے کی تاکید اور ترغیب بیان کی ہے۔ ایک روایت میں ہے:

" مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ, وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ"۔[12]

"بے حیائی جس چیز میں بھی ہو اس کو عیب دار بنا دیتی ہے اور حیاء جس چیز میں بھی ہو اس کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے حیاء کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"الحیاء شعبة من الایمان"[13]

حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے:

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ"۔[14]

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔

حیاء وہ صفت ہے جو انسان کو ہر برے کام سے روکتی ہے اور نیکی کی طرف راغب کرتی ہے۔ اس لیے میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ خود بھی حیاء کی صفت کو اپنائیں اور اپنے بچوں میں بھی اس صفت کو پیدا کریں۔

5۔ لڑائی جھگڑا اور انتشار

سوشل میڈیا کا استعمال میاں بیوی کے مابین جھگڑوں اور اختلاف کا سبب بن رہا ہے۔ بسا اوقات سوشل میڈیا سے موصول شدہ جھوٹی اور من گھڑت اطلاعات آپس میں عدمِ اعتماد اور بدگمانی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہیں جس سے ان کا یہ مقدس رشتہ متاثر ہو جاتا ہے اور بے بنیاد اور جھوٹی باتوں کو بغیر تحقیق اپنے شریکِ حیات سے منسلک کرنے سے دونوں میں دوریاں پیدا ہو جاتی ہیں جس کے نتیجے میں کبھی طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

سدباب

اسلام میں جھوٹی خبریں پھیلانے کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے۔ سورۃ الحجرات میں ارشاد باری تعالی ہے:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ"[15]

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔[16]

یہ آیت کریمہ ہمیں یہ راہ نمائی دیتی ہے کہ ہمیں کوئی بھی بات سن کر فوراً کوئی اقدام نہیں چاہیے بلکہ ہمیں چاہیے کہ کوئی بھی بات سن کر مکمل تحقیق کریں تاکہ بغیر تحقیق کوئی قدم اٹھانے سے بعد میں کسی پشیمانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ڈاکٹر حسن قادری لکھتے ہیں کہ:

سوشل میڈیا یا کہیں سے بھی کوئی خبر سن کر اس پر فوری یقین نہ کیا جائے اور نہ ہی اسے آگے شیئر کیا جائے۔ جو خبر حاصل ہوئی اس کے پس منظر اور دیگر احوال کا مکمل جائزہ لیں کہ کہیں اس کے پیچھے کوئی سازش یا مقصد تو نہیں ہے؟ ان ساری باتوں کا مقصد یہ ہے کہ ایسا کوئی بھی اقدام ہرگز نہ کیا جائے جس کے نتیجہ میں کسی ندامت کا سامنا کرنا پڑے۔[17]

6۔ تقابل اور احساس کمتری کا رجحان

بہت سے لوگ سوشل میڈیا پر اپنی زندگی کے صرف خوشی اور کامیابیوں کے پہلو ذکر کرتے ہیں اور اسی طرح بعض لوگ عام طور پر فرضی ویڈیوز اور مناظر دکھاتے ہیں۔ میاں بیوی ان جھوٹی کہانیاں، نمائشی تقریبات اور فرضی زندگیوں کے مناظر دیکھ کر اپنی زندگی کا ان کے ساتھ تقابل کرنے لگتے ہیں جس سے ان میں احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایک دوسرے سے ایسی خواہشات اور مطالبات کرنے لگتے ہیں جن کا پورا کرنا ان کے لیے ممکن نہیں ہوتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شکر گزاری کے بجائے مایوسی، بے چینی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

سدباب

دینِ اسلام ہمیں قناعت، شکر گزاری اور سادگی کی تعلیم دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنَعَ "[18]

"خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کو اسلام کی طرف ہدایت دی گئی اور اس کی زندگی بقدر کفایت ہو اور وہ اس پر قناعت کرلے۔"

ایک روایت میں فرمایا:

"انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ[19]"

ان لوگوں کی طرف دیکھو جو تم سے حیثیت میں کم ہیں اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہیں۔ یہ بات زیادہ لائق ہے اس بات کے کہ تم لوگ اللہ کی نعمت کی ناقدری نہ کرو۔

اس لیے میاں بیوی کو چاہیے کہ وہ سوشل میڈیا کو زندگی کا حقیقی معیار نہ سمجھیں بلکہ اپنی زندگی میں شکر گزاری، قناعت پسندی اور سادگی کو اپنائیں تاکہ گھر میں امن اور سکون کا ماحول قائم ہو سکے۔

7۔ بچوں کی تربیت پر اثرات

سوشل میڈیا بچوں کی ذہنی، اخلاقی اور دینی تربیت پر گہرے منفی اثرات مرتب کر رہا ہے۔ غیر اخلاقی مواد اور جھوٹی خبروں پر مبنی مناظر دیکھنے کی وجہ سے بچوں کی اخلاقیات پر بہت منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔

اسی طرح سوشل میڈیا پر وقت صرف کرنے کی وجہ سے بچوں کی تعلیمی کارکردگی بہت متاثر ہو رہی ہے۔

سدباب

اسلام میں تربیتِ اولاد کو والدین کی بہت اہم ذمہ داری قرار دیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أَلَا كُلُّكُم رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ "[20]

"خبر دار! تم میں ہر شخص نگہبان ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ جو شخص لوگوں کا امیر اور حاکم ہے وہ ان کا نگران ہے اور اس سے روز قیامت ان سے متعلق پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں قیامت کو پوچھا جائے گا اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔"

اس حدیث میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اولاد کی تربیت والدین کی ذمہ داری ہے اور قیامت کے روز ان سے اس بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اس ذمہ داری کو اچھی طرح نبھائیں اور سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم کو بچوں کی دینی تربیت کے لیے موثر انداز میں استعمال کریں۔

سورہ تحریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا"[21]

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ "

ڈاکٹر احمد العسال لکھتے ہیں:

شرعی ضابطوں کے مطابق بچے کا اپنے والدین پر یہ حق ہے کہ اس کی اچھے انداز میں صحیح اور متوازن تربیت کریں۔ جسمانی اور ذہنی نشو و نما کی ذمہ داری نبھائیں۔ بنیادی تربیت کی ترجیحات میں یہ شامل ہے کہ بچے کو ایمان کے ارکان سکھائے جائیں۔ اللہ کی عبادت و اطاعت کا عادی اور پابند بنایا جائے۔ اسلامی آداب و اچھے اخلاق سے سنوارا جائے۔ حرام اشیاء کے استعمال اور ہر طرح کی بری اور مضرت رساں عادات سے بچنے اور بری صحبت سے دور رہنے کا عادی بنایا جائے۔[22]

لہذا والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کو سوشل میڈیا کے نقصانات سے آگاہ کریں، ان کی دینی و اخلاقی تربیت کا اہتمام کریں۔ ان کی آن لائن سرگرمیوں کی نگرانی کریں اور فارغ وقت میں مثبت و تعمیری مشاغل اپنانے کی ترغیب دیں۔

خلاصہ بحث

سوشل میڈیا دورِ حاضر کی اہم ترین ایجاد ہے جس نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں کی طرح ازدواجی تعلقات پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ سوشل میڈیا کے ازدواجی تعلقات پر مثبت اثرات بھی ہوئے ہیں۔ میاں بیوی کے درمیان رابطہ آسان اور ممکن ہو گیا ہے۔ بچوں کی تربیت اور نگرانی میں آسانی پیدا ہوئی ہے۔ شادی بیاہ اور اہم معاملات کی منصوبہ بندی اور مشاورت کرنا آسان ہوا ہے۔ اسی طرح اگر سوشل میڈیا کو غیر محتاط انداز سے استعمال کیا جائے تو یہ ازدواجی زندگی میں تناؤ، بدگمانی، جذباتی فاصلے اور احساسِ کمتری جیسے مسائل کو جنم دیتا ہے جس سے گھر کا امن اور سکون برباد ہو جاتا ہے۔ سوشل میڈیا بذاتِ خود نقصان دہ نہیں بلکہ اس کے استعمال کا انداز اور اعتدال ہی اصل چیز ہے۔ اگر اس کا استعمال ذمہ داری، عقل مندی اور اسلام کی اخلاقی تعلیمات کو سامنے رکھ کر کیا جائے تو یہ ازدواجی زندگی کے حسین سفر کو آسان اور خوشگوار اور کامیاب بنا سکتا ہے اور اگر اس کے استعمال میں احتیاط نہ کی جائے تو اس کے منفی اثرات نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔

سفارشات وتجاویز

1. سوشل میڈیا کے استعمال کے اوقات مقرر کیے جائیں۔
2. غیر محرم سے آن لائن رابطے میں احتیاط کی جائے۔
3. گھر میں اخلاقی وروحانی ماحول قائم کیا جائے۔
4. افواہوں، غلط فہمیوں اور سنی سنائی باتوں سے بچا جائے اور کسی بھی ردعمل سے پہلے ان کی تصدیق کر لی جائے۔
5. سوشل میڈیا پر مثبت چیزیں دیکھی جائیں۔
6. اساتذہ کرام سکول میں کردار سازی کا اہتمام کریں۔
7. حکومت کی جانب سے غیر اخلاقی مواد کی روک تھام کے لیے قانون سازی کی جائے۔
8. علماء کرام خطبات، دروس اور سیمینارز میں سوشل میڈیا سے متعلق اخلاقیات فراہم کریں۔

حوالہ جات وحواشی:

[1] Britannica, T. Editors of Encyclopedia. "Social media." Encyclopedia Britannica, February 3, 2025. https://www.britannica.com/topic/social-media

[2] خالد علوی، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل اردو بازار، لاہور، ص155

Khalid Alvi, Islam ka Mu'asharti Nizam, Al-Faisal Urdu Bazar, Lahore, p. 155

[3] سورۃ النساء 4: 1

The Qur'ān Surah al-Nisā' 4: 1

[4] ترمذی، محمد بن عیسی بن سورۃ ، الجامع، الریاض، دارلحضارۃ للنشر و التوزیع، ط:2، سن اشاعت، 1436ھ/2015ء، باب فضل ازواج النبی، حدیث نمبر:3895

al-Tirmidhi, Muhammad ibn 'Isa ibn Sawrah, al-Jami', Riyadh, Dar al-Hadarah li'l-Nashr wa'l-Tawzi', 2nd ed., 1436 AH / 2015 CE, Abwab al-Birr wa'l-Silah, Bab Fadl Azwaj al-Nabi, Hadith no. 3895

[5] https 2 pdf9723.wp_1cesifo/10419/260853/1/bitstream/eu.econstor.www://ht

[6] شیخ الاسلام، محمد تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، کراچی، ادارۃ المعارف کراچی، ص1938

Shaykh al-Islam Muhammad Taqi Usmani, Aasan Tarjuma Qur'an, Karachi, Idarah al-Ma'arif Karachi, p. 1938

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، الریاض، دارالحضارۃ للنشر و التوزیع، باب من احب البسط فی الرزق، ح:2067

al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, al-Jami' al-Sahih, Riyadh, Dar al-Hadarah li'l-Nashr wa'l-Tawzi', Bab Man Ahabba al-Bast fi'l-Rizq, Hadith: 2067

[8] النسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب، سنن النسائی، ریاض، دارالحضارۃ للنشر والتوزیع، ط2، سن اشاعت 1436ھ/2015ء، ح:5289

al-Nasa'i, Abu 'Abd al-Rahman Ahmad ibn Shu 'ayb, Sunan al-Nasa'i, Riyadh, Dar al-Hadarah li'l-Nashr wa'l-Tawzi', 2nd ed., 1436 AH / 2015 CE, Hadith: 5289

[9] النساء 4: 21

The Qur'ān, Surah al-Nisā' 4: 21

[10] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، الریاض، دارالحضارۃ للنشر و التوزیع، ط2، سن اشاعت 1436ھ/2015ء، ح:33

al-Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, al-Jami' al-Sahih, Riyadh, Dar al-Hadarah li'l-Nashr wa'l-Tawzi', 2nd ed., 1436 AH / 2015 CE, Hadith: 33

[11] احمد بن حنبل، مسند احمد، بیروت، موسسة الرسالة، ط 1، سن اشاعت 1412ھ/1995ء، ج 8، ص 276، ح: 22232

Ahmad ibn Hanbal, Musnad Ahmad, Beirut, Mu'assasat al-Risalah, 1st ed., 1412 AH / 1995 CE, vol. 8, p. 276, Hadith: 22232

[12] ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، الریاض، دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، ط2، سن اشاعت 1436ھ / 2015ء، ح: 4185
Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid, Sunan Ibn Majah, Riyadh, Dar al-Hadarah li'l-Nashr wa'l-Tawzi', 2nd ed., 1436 AH / 2015 CE, Hadith: 4185

[13] ترمذی، الجامع، ابواب البر والصله، باب فضل ازواج النبی ﷺ، ح: 2615
al-Tirmidhi, al-Jami', Abwab al-Birr wa'l-Silah, Bab Fadl Azwaj al-Nabi ﷺ, Hadith: 2615

[14] ابن ماجه، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه ، ح: 4181
Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid, Sunan Ibn Majah, Hadith: 4181

[15] سورة الحجرات 49: 6

The Qur'ān, Surah al-Hujurāt 49: 6

[16] شیخ الاسلام، محمد تقی عثمانی، آسان ترجمہ قرآن، کراچی، ادارۃ المعارف کراچی، ص 1581
Shaykh al-Islam Muhammad Taqi Usmani, Aasan Tarjuma Qur'an, Karachi, Idarah al-Ma'arif Karachi, p. 1581

[17] ڈاکٹر حسن قادری، سوشل میڈیا اور ہماری زندگی، لاہور، منہاج القرآن، ص 41، 42
Dr. Hasan Qadri, Social Media aur Hamari Zindagi, Lahore, Minhaj al-Qur'an, pp. 41–42

[18] ترمذی، محمد بن عیسی ، الجامع ، الریاض، دارالحضارة اللنشروالتوزیع ح: 2349
al-Tirmidhi, Muhammad ibn 'Isa, al-Jami', Riyadh, Dar al-Hadarah li'l-Nashr wa'l-Tawzi', Hadith: 2349

[19] مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، الریاض، دارالحضارة اللنشروالتوزیع، ح 7430
Muslim ibn al-Hajjaj al-Qushayri, al-Jami' al-Sahih, Riyadh, Dar al-Hadarah li'l-Nashr wa'l-Tawzi', Hadith: 7430

[20] ابوداود، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داود، الریاض، دارالحضارة للنشر و التوزیع، ح: 2928
Abu Dawud, Sulayman ibn al-Ash'ath, *Sunan Abi Dawud*, Riyadh, Dar al-Hadarah li'l-Nashr wa'l-Tawzi', Hadith: 2928

[21] سورة التحريم 66: 6

The Qur'ān, Surah al-Tahrim: 66: 6

[22] ڈاکٹر احمد العسال، اسلام کا خاندانی نظام، مترجم، امجد علی بھٹی، اسلام آباد، نسٹ پبلشنگ، ص 284
Dr. Ahmad al-'Assal, Islam ka Khandani Nizam, translated by Amjad Ali Bhatti, Islamabad, NIST Publishing, p. 284